الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مدت حمل کے بارے مفسرین کا اختلاف ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس بارے سات اقوال کاتذکرہ کیا ہے۔ یعنی فوراًہی وضع حمل ہوگیا یااسی دن نو گھڑیوں کے بعد وضع حمل ہوا۔ یا۹ مہینوں کے بعد ہوا یا تین گھڑیوں میں ہوا یا آٹھ مہینوں میں ہوا یاچھ مہینوں میں ہوا یا ایک گھڑی میں ہوا۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وفی مقدار حملها سبعة أقوال. أحدها: أنها حین حملت وضعت، قاله ابن عباس، والمعنی: أنه ما طال حملها، ولیس المراد أنها وضعته فی الحال، لأن اللہ تعالی یقول: { فحملته فانتبذت به } ، وهذا یدل علی أن بین الحمل والوضع وقتا یحتمل الانتباذ به. والثانی: أنها حملته تسع ساعات، ووضعت من یومها، قاله الحسن. والثالث: تسعة أشهر، قاله سعید بن جبیر، وابن السائب. والرابع: ثلاث ساعات، حملته فی ساعة، وصور فی ساعة، ووضعته فی ساعة، قاله مقاتل بن سلیمان. والخامس: ثمانیة أشهر، فعاش، ولم یعش مولود قط لثمانیة أشهر، فکان فی هذا آیة، حکاه الزجاج. والسادس: فی ستة أشهر، حکاه الماوردي. والسابع فی ساعة واحدة حکاه الثعلبی: ۔ (زادالمسیر، سورۃ مریم: ۲۲، ۳/۱۲۵، دار الکتاب العربی، بیروت)

کتاب وسنت میں ان میں کسی قول کا صراحت سے بیان موجود نہیں ہے۔ غالب امکان یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی مدت حمل بھی وہی تھی جو عام خواتین کی ہوتی ہے۔ یعنی ۸ سے ۹ ماہ، کیونکہ اس سے کم مدت حمل کی کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لہذا اسے نارمل مدت حمل پر محمول کرنا ہی بہتر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَحَمَلَتهُ فَانتَبَذَت بِهِ مَكانًا قَصِيًّا ٢٢ ... سورۃ مریم
پس حضرت مریم علیہ السلام حاملہ ہوئیں اور اس حمل کو لے کر ایک دور کے مکان میں چلی گئیں۔

اس میں حمل اور علیحدہ ہونے کو دو مقامات کے ساتھ خاص کیا گیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوراً وضع حمل نہیں ہوا تھا بلکہ حمل اور وضع میں کچھ مدت تھی۔ آیت مبارکہ

(فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ (مریم: ۲۳
پس دردزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ